داڑھی منڈے امام یا حافظ کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ

علامہ محمد امیر شاہ گیلانی

کتاب الآثار باب صفۃ الشعر من الوجہ صفحہ ۱۵۱، مطبوعہ انوار محمدی پریس لکھنؤ بھارت

"محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن الھیثم عن ابن عمر انہ کان یقبض علی اللحیۃ ثم یقص ما تحت القبضۃ قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ"

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے، وہ جناب ہیثم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما داڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر مٹھی سے زائد حصہ کاٹ دیا کرتے تھے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارا عمل اسی حکم پر ہے اور حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی ارشاد ہے۔

مندرجہ بالا عبارت سے واضح ہو گیا کہ احناف کے نزدیک قبضہ (مٹھی) برابر داڑھی رکھنے پر فتویٰ ہے۔ لہٰذا یہ حکم لازمی ہے در مختار کتاب الصوم باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ صفحہ ۱۰۱ مطبوعہ کلکتہ میں ہے۔

"و اما الاخذ منھا وھی دون ذلک کما یفعلہ بعض المغاربۃ و مخنثۃ الرجال فلم یجوزہ احد و اخذ کلھا فعل الیھود والھنود و مجوس الاعاجم"

ترجمہ: "اور قبضہ سے کم داڑھی کے کترنے کو کسی ایک نے بھی جائز نہیں لکھا جیسا بعض مغربی اور ہیجڑے کرتے ہیں اور ساری داڑھی کا مونڈنا تو یہودیوں، ہندوؤں اور عجمی مجوسیوں کا کام ہے۔"

طحطاوی میں ہے: "والتشبہ بھم حرام" اور ان (یہودیوں، ہندوؤں اور عجمی مجوسیوں وغیرہ) کے ساتھ مشابہت اختیار کرنی مسلمانوں کے لئے حرام ہے۔" حضرت شیخ الہند محدث الکبیر مولانا شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں۔ "حلق کردن لحیہ حرام است و گزاشتن آں بقدر قبضہ واجب است" داڑھی کا مونڈنا حرام ہے اور داڑھی کا بقدر قبضہ (مٹھی بھر) رکھنا واجب ہے" حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کے مطابق "ایک قبضہ کے برابر داڑھی رکھنا" واجب ہے۔ بلکہ بعض علماء کرام کے نزدیک تو فرض ہے۔

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

جیسا کہ مولانا مولوی شمس الدین ساکن درویش ہری پور ہزارہ ''داڑھی کی اسلامی حیثیت'' صفحہ ۶۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔ ''کہ کم از کم ایک قبضہ داڑھی رکھنی فرض ہے۔ انبیاء کا اسلام دین، ملت اور سنت قدیمہ اور فطرت صحیحہ ہے جس کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور از آدم تا ایں دم تمام رسولوں، نبیوں، صحابیوں، تابعیون، ولیوں، بزرگوں، عالموں اور نیک لوگوں نے از اعلیٰ تا ادنیٰ ایک قبضہ داڑھی رکھی اور اسی کو فرض واجب جانا اور اس کے مونڈنے کترانے کو باجماع واتفاق حرام و معصیت و گناہ سمجھا، لہٰذا اس قسم کے واجب ضروری کو ترک کرنا فاسق معلن بنتا ہے۔'' فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ گناہ صغیرہ پر ہیشگی کرنا فاسق ہونے کا ثبوت ہے۔ صاحب بحرالرائق فرماتے ہیں۔

''ان الادمان علی الصغیرۃ مفسق''

ترجمہ: ''یقیناً گناہ صغیرہ پر مداومت کرنا آدمی کو فاسق بنا دیتا ہے۔''

طحطاوی فی بیان الاحق بالامامۃ ص ۱۸۱، مطبوعہ مصر میں فاسق کی تعریف لکھتے ہیں۔

''و شرعا خروج عن طاعۃ اللہ بارتکاب کبیرۃ''

ترجمہ: یعنی شریعت میں فاسق وہ ہے جو گناہ کبیرہ کے ارتکاب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے''

اور قہستانی سے صاحب طحطاوی نقل کرتے ہیں۔

''ای او اصرار علی صغیرۃ''

ترجمہ: ''فسق یا گناہ صیغرہ پر اصرار کرنا ہے۔''

چونکہ داڑھی منڈانا گناہ کبیرہ ہے اس لئے ایسا شخص جو ارتکاب کبیرہ کرتا ہے اور اس پر طرہ یہ کہ اصرار بھی کرتا ہے تو یہ فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کو امام کیسے بنایا جا سکتا ہے۔ نیز بقول قہستانی تو صغیرہ پر اصرار ہی اس کے فاسق ہونے کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ترک واجب کرنا اور پھر حرام پر اصرار میں ایک سوال کے جواب میں کہ ''داڑھی منڈے شخص کی شہادت قبول کی جائے یا یہ فرماتے ہیں ''جب کوئی عورت سر کے بال منڈائے یا کتروائے تو وہ گنہگار اور لعنتی ہوگئی اگرچہ یہ سر منڈانا یا کٹوانا کسی کی اجازت یا حکم سے ہی کیوں نہ ہو۔

''ولذا یحرم للرجل قطع لحیۃ'' اور اسی لئے مرد کو بھی داڑھی کٹانا حرام ہے۔''

تنقیح الحامدیہ میں ہے:

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

"فحیث ادمن علی فعل ھذا المحرم یفسق"

ترجمہ: "پس جبکہ ایسے صریح حرام پر جو آدمی ہمیشگی کرے وہ فاسق ہو جاتا ہے۔"

لہٰذا فقہائے کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے ارشاد کے مطابق داڑھی منڈانے والا اور پھر اس پر مداومت کرنے والا فاسق معلن ہے اعلانیہ فاسق ہے اور ایسے امام یا حافظ قرآن کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے ایسا شخص امام نہیں بن سکتا بلکہ ایسا شخص قابل توہین ہے چہ جائیکہ اس کی تعظیم کی جائے اور اس کو عبادت الٰہی میں یہ عزت کا مقام دیا جائے۔

شامی شریف جلد اول بحث امامہ میں ہے۔

"اما الفاسق فقد عللوا کراھة تقدیمه بانه لایھتم لامر دینه و بان فی تقدیمه للامامة تعظیمه وقد وجب علیھم اھانته شرعا ولا یخفی انه اذا کان اعلم من غیره لا تزول العلة"

ترجمہ: "فاسق کی امامت مکروہ ہونے کی علت ایک تو یہ ہے کہ وہ اپنے دینی امور میں لاپرواہی کرتا ہے اہتمام نہیں کرتا ہے۔ دوسرے اسے امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ وہ فاسق ہونے کی وجہ سے مستحق توہین ہے اگرچہ وہ فاسق دوسرے مقتدیوں سے زیادہ صاحب علم ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے کہ علت کراہت تو زائل نہیں ہوتی۔"

صرف یہی نہیں کہ فاسق عالم کی امامت ناجائز ہے بلکہ اس کو امام بنانے والے گنہگار ہوں گے۔ کبیری شرح منیہ بحث امامت میں ہے:

"لو قدموا فاسقایا ثمون بناء علی ان کراھة تقدیمه کراھة تحریمه"

ترجمہ: "اگر مقتدیوں نے فاسق عالم کو امام بنایا تو وہ گنہگار ہوں گے۔ اس لئے کہ فاسق امام بنانا مکروہ تحریمہ ہے۔"

ایک بات یہاں پر بہت ہی ضروری یاد رکھنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ اگر فاسق عالم امام کے پیچھے کسی مجبوری سے نماز پڑھنی ہی پڑ جائے تو اس نماز کو اپنے وقت میں ہی دوبارہ پڑھے اس لئے کہ وہ مکروہ تحریمہ تھی۔ صاحب درمختار بحث قضاء فوائت میں فرماتے ہیں:

"کل صلوٰة ادیت مع کراھة التحزیم تعاد"

ترجمہ: "جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا دوبارہ پڑھنا لازمی ہے۔"

☆ قال الشافعی رحمه الله تعالی : الفقھاء کلھم عیال ابی حنیفه فی الفقه ☆

غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار جلد اول، ص ۳۳۳، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ (بھارت) از مولوی خرم علی صاحب میں کافی بحث کے بعد تحریر ہے۔

"جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا اعادہ لازم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعادہ خواہ وقت کے اندر ہو یا بعد دونوں صورتوں میں واجب ہے اور یہی قول راجح ہے۔"

متخلص الحقائق شرح کنز الدقائق، ج اول، ص ۲۰۱، مطبوعہ نولکشور، لکھنؤ (بھارت) حاشیہ نمبر ۴ کراہت امامت کے ضمن میں تحریر ہے۔

"و کرہ آہ الکراھۃ فی الفاسق تحریمۃ"

ترجمہ: "فاسق کو امام کرنا کراہت تحریم ہے۔"

یعنی اگر فاسق امام کے پیچھے نماز ادا کی گئی تو وہ نماز مکروہ تحریمہ ہے اور مکروہ تحریمی نماز واجب الاعادہ ہے۔ فتاویٰ درمختار، ص ۴۷، مطبوعہ کلکتہ میں ہے۔

"و فاسق و اعمی و نحوہ الاعمش"

اور مکروہ ہے امامت فاسق اور اندھے کی اور مثل اندھے کے ہے وہ شخص جس کو رات اور دن میں کم سوجھتا ہو کذا فی النہر، اندھے کی امامت کی کراہت کی بوجہ نہ بچنے نجاست سے ہے صاحب نہر الفائق نے بحث کی راہ سے کہا کہ اس امر میں کم سوجھ آدمی بھی ایسا ہی ہے۔ "الا ان یکون ای غیر الفاسق اعلم القوم فھو اولیٰ" مگر مندرجہ افراد میں سے جو بھی قوم میں زیادہ صاحب علم ہو امامت کے لئے بہتر ہے سوائے فاسق کے اگر وہ قوم میں صاحب علم ہی کیوں نہ ہو۔" غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار، ص ۲۶۱ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ (بھارت) میں مولوی خرم علی صاحب تحریر کرتے ہیں: "فاسق کا استثناء اس لئے کیا کہ باوجود عالم ہونے کے بھی اس کی امامت خالی کراہت سے نہیں کیونکہ امامت میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً مقتدیوں پر اس کی اہانت واجب ہے۔ مفتی ابو السعود نے کہا کہ اس تعلیل کا مفاد یہ ہے کہ امامت فاسق کی مکروہ تحریمی ہے۔" محدثین اور فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عبادتوں سے یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ جو شخص مقدار شرح سے کم داڑھی رکھتا ہے یا ہمیشہ ترشواتا ہے وہ فاسق معلن ہے۔ ایسے شخص کو امام بنانا مقتدیوں کے گنہگار ہونے کا سبب ہے اور نماز کے مکروہ تحریمہ ہونے کو باعث جو کہ واجب الاعادہ ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں

فتاویٰ رضویہ، جلد سوم، ص ۲۱۹ ۔ ۲۲۰ پر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مائتہ حاضرہ مولانا مولوی الشاہ محمد احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

مسئلہ: جو شخص داڑھی اپنی مقدار شرح سے کم رکھتا ہے اور ہمیشہ ترشواتا ہے اس کا امامت کرنا نماز میں شرعاً کیا حکم رکھتا ہے۔

الجواب: ''وہ فاسق معلن ہے اور اسے امام کرنا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی۔ غنیۃ میں ہے لو قدموا فاسقا یا ثمون الخ'' اور اسی فتاویٰ کے ص ۲۵۴ ۔ ۲۵۵ پر تحریر فرماتے ہیں جبکہ آپ سے پوچھا گیا۔ ''قاری مکہ معظمہ کا قرأت سیکھا ہو اور وہاں پر چند سال رہ کر معلمی کیا ہو لیکن داڑھی ترشواتا ہے آیا اس کے پیچھے نماز پنجگانہ اور جمعہ جائز ہے یا نہ بینوا توجروا۔''

الجواب: ''داڑھی ترشوانے والے کو امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب، مکہ معظمہ میں رہ کر قرأت سیکنا فاسق کو غیر فاسق نہ کر دے گا، واللہ تعالیٰ اعلم، نیز اسی فتاویٰ کے ص ۲۷۰ پر ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔ ''داڑھی منڈانا فسق ہے اور فسق سے متلبس ہو کر بلا توبہ نماز پڑھنا باعث کراہت نماز ہے جیسے ریشمی کپڑے پہن کر یا صرف پائجامہ پہن کر، اور داڑھی منڈانے والا فاسق معلن ہے نماز ہو جانا بایں معنی ہے کہ فرض ساقط ہو جائے گا ورنہ گنہگار ہو گا۔ اسے امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب، باقی اگر وہ صف اول میں آئے تو اسے ہٹانے کا حکم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم'' مفتی اعظم اہلسنت جناب ابو البرکات سید احمد صاحب صدر مدرس دار العلوم حزب الاحناف لاہور سے مندرجہ ذیل استفتاء کیا گیا جس کو جواب آنجناب مدظلہ نے تحریر فرمایا۔

استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ایک مسجد کا مفتی غیر حافظ امام موجود ہے۔ رمضان شریف میں تراویح میں قرآنِ پاک سننے کے لئے ایک حافظ مہیا کیا گیا جس کی داڑھی کتری ہوئی ہے ایسے حافظ کے پیچھے تراویح پڑھنے کا کیا حکم ہے۔

الجواب: بلاشبہ داڑھی کترے حافظ فاسق فاجر ہیں، ان کے پیچھے نماز خواہ فرض ہو یا سنت تراویح مکروہ تحریمی ہے۔ اگر بمجبوری ان کے پیچھے پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال کھلا تو نماز پھیر لے اگرچہ

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

وقت جاتا رہا ہو اور مدت گزر چکی ہو۔ کذافی الشامی داڑھی کترے آدمی سید قاری حافظ عالم فاضل ہونے سے مستحق امامت نہیں ہو سکتے۔ اگر کسی مسجد میں داڑھی کترا ہے تو وہ مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد میں چلا جائے۔ انتہی مختصراً'' اسی استفتاء کا جواب مفتی اعظم مولانا مولوی مظہر اللہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ خطیب وامام جامع مسجد فتح پوری دہلی (بھارت) تحریر فرماتے ہیں۔ بے شک یہ شخص اس فعل کی وجہ سے فاسق ہو گیا ہے اور حسب فتویٰ کبیری وشامی ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اگر توبہ نہ کرے۔'' اسی استفتاء پر علمائے دیوبند کے اکابرین میں سے مفتی ہند مولانا مولوی کفایت اللہ صاحب صدر مدرسہ امینیہ دہلی (بھارت) جواب تحریر کرتے ہیں۔ نمازِ تراویح میں کل قرآن شریف سنانا سنت ہے اور ایک قبضہ سے کتر کر داڑھی کا کم کرنا حرام ہے جس کی وجہ سے وہ داڑھی کترا حافظ فاسق ہو گیا۔ پس اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ ایسی صورت میں تراویح متقی امام مسجد کے پیچھے الم تر کیف سے پڑھ لے، فاسق حافظ کے پیچھے نہ پڑھے۔ اسی استفتاء پر مولانا مولوی محمد عبدالحفیظ صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ دہلی (بھارت) جواب تحریر فرماتے ہیں۔ ''بے شک یہ شخص جب تک توبہ نہ کرے فاسق ہے اور اس کے پیچھے تراویح مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہیں۔''

اسی استفتاء پر علماء دیوبند کے اکابر علماء میں سے مشہور مفسر قرآن مولانا مولوی احمد علی صاحب لاہوری تحریر کرتے ہیں:

''اہل محلّہ کے ذمہ لازم ہے کہ داڑھی کترے حافظ کو فوراً الگ کر دیں اور متشرع حافظ قرآن امام کے پیچھے تراویح پڑھیں۔'' (یہ سب فتاویٰ ''داڑھی کی اسلامی حیثیت'' صفحہ ۸۰ تا ۸۱ سے لئے گئے ہیں۔ یہ مولوی شمس الدین صاحب ہزاروی کی تالیف ہے)۔

ترویحہ: چار رکعتوں کا ایک ترویحہ ہے۔ پانچ ترویح یعنی بیس رکعات پڑھائے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور ایک اور بھی وضاحت کرتا چلوں کہ تراویح میں بچہ کی امامت کے مسئلہ پر شمس الائمہ امام سرخسی اپنی کتاب المبسوط، جلد اول جز ثانی، صفحہ ۱۴۹ ''الفصل الثانی عشر فی امامۃ الصبی فی التراویح'' میں فرماتے ہیں:

جوزها مشائخ خراسان رحمهم الله تعالیٰ و رضی عنهم ولم يجوزها مشائخ العراق رحمهم الله تعالیٰ و رضی الله عنهم والله اعلم بالصواب و اليه المرجع والمآب.

ترجمہ: خراسان کے مشائخ بچہ کی امامت کو جائز کہتے ہیں اور عراق کے مشائخ اسے ناجائز کہتے ہیں۔